نمبر ۱۲۴ | مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۳۳ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۲ ذوالحجہ ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مجلس مشاورت ۱۹۳۳ء کی مختصر روئداد

۱۴ اپریل کی کارروائی

حسب معمول اس سال بھی مجلس مشاورت کے اجلاس تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں منعقد ہوئے۔ پہلا اجلاس بعد نماز جمعہ وعصر پروگرام کے مطابق ۳ بجے شروع ہوا جس میں پنجاب۔ صوبہ سرحد۔ یوپی۔ بہار۔ اڑیسہ۔ بنگال۔ حیدرآباد دکن اور سندھ کی احمدیہ جماعتوں کے ۳۵۰ نمائندے شریک ہوئے گزشتہ سال پہلے دن مجلس مشاورت میں شرکت اختیار کرنے والے نمائندگان کی تعداد ۳۲۰ تھی۔ حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی۔اے نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی پھر حضور نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کرکے اس سورت سے مشورہ دینے کے متعلق اہم ہدایات بیان کیں۔ آخر میں حسب ذیل چار سب کمیٹیاں مقرر فرمائیں۔ (۱) نظارت اعلیٰ کی پیش کردہ پراونشل انجمنوں کی سکیم پر غور کرنے کے لئے سب کمیٹی (۲) بجٹ پر غور کرنے والی سب کمیٹی۔ (۳) نظارت دعوت وتبلیغ کی تجاویز کے متعلق سب کمیٹی۔ (۴) نظارت امور عامہ کی تجاویز کے متعلق سب کمیٹی ؛

سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد ۶ بجے شام اجلاس ختم ہوا ان سب کمیٹیوں نے رات کو اپنے اجلاس منعقد کئے۔ اور تجاویز پر غور کرکے رپورٹیں مرتب کیں ؛

۱۵ اپریل کی کارروائی

نظارت دعوت وتبلیغ کے متعلق سب کمیٹی نے ۱۵ اپریل کی صبح کو بھی اجلاس کیا۔ اور ½۱۱ بجے حسب پروگرام مجلس شوریٰ کا اجلاس تلاوت اور دعا کے بعد منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں نمائندگان کی تعداد میں اور اضافہ ہوگیا۔ اور تعداد نمائندگان ۳۷۶ تک پہونچ گئی۔ قبل اس کے کہ سب کمیٹیوں کی رپورٹیں پیش ہوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے انگریزی ترجمۃ القرآن کی اشاعت کے متعلق نمائندگان کی رائے اس بارے میں دریافت فرمائی۔ کہ ترجمہ مختصر نوٹوں کے ساتھ جو تیار ہو چکے ہیں۔ شائع کر دیا جائے۔ یا مفصل نوٹوں اور تشریحات کے تیار ہونے کے بعد شائع کیا جائے۔ نمائندگان نے متفقہ طور پر یہ رائے پیش کی۔ کہ انگریزی ترجمۂ قرآن مختصر نوٹوں کے ساتھ جس قدر جلد ممکن ہو۔ شائع کر دیا جائے حضور نے یہ تجویز منظور فرمالی۔ اور ارشاد فرمایا۔ کہ احباب اپنی اپنی جگہ کوشش کرکے کم از کم دو ہزار خریدار پیشگی قیمت دینے والے مہیا کر دیں۔ تاکہ کام شروع کرنے کے لئے اخراجات مہیا ہو جائیں حضور نے ارشاد فرمایا۔ خیال یہ ہے۔ کہ ساڑھے سات روپے سے زیادہ قیمت نہ رکھی جائے۔ جن کو خدا تعالےٰ نے توفیق دی ہے۔ وہ زیادہ جلدوں کے خود خریدار بن جائیں۔ یا دوستوں میں خریداری کی

تحریک کرکے قیمت بھجوائیں۔ تاکہ بلاکس بنوانے کا کام شروع کر دیا جائے۔ سارے قرآن کریم کے بلاکس بنوانے میں کم از کم ایک سال لگ جائے گا۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ کوشش کرکے جلد پیشگی قیمت بھجوائیں ؛

اس کے بعد نظارت اعلیٰ کے متعلق سب کمیٹی کو اپنی رپورٹ پیش کرنے کا حضور نے ارشاد فرمایا۔ اور جناب چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کو اس کام کے لئے مقرر فرمایا۔ کہ جو دوست پیش شدہ امور کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ ان کو باری باری موقعہ دیتے رہیں ؛

سب کمیٹی نظارت اعلیٰ کی رپورٹ جناب چودھری ظفر اللہ خاں صاحب نے بحیثیت پریزیڈنٹ پیش کی۔ اور پراونشل انجمنوں کے متعلق جو قواعد و ضوابط تجویز کئے گئے تھے۔ ان میں سے ایک ایک پر نمائندگان کو اظہار خیالات کا موقعہ دیا گیا بعض میں ترامیم پیش کی گئیں۔ اور کئی ایک ترامیم کی کثرت آرا ر نے تائید کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سب تجاویز کے متعلق کثرت آرا ر کے حق میں فیصلے فرمائے ؛

اس کے بعد سب کمیٹی نظارت دعوت و تبلیغ کی رپورٹ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے بحیثیت سکرٹری پیش کی۔ جس میں پہلا سوال یہ تھا۔ کہ ۱۹۳۳ء کا جلسہ سالانہ رمضان کے دنوں میں آ جائے گا۔ اسے کسی اور موقعہ پر منعقد کیا جائے۔ یا دسمبر کے آخر میں ہی حسب معمول منعقد ہو کثرت آرا ر دسمبر میں ہی جلسہ منعقد ہونے کے حق میں تھیں۔ حضور نے یہ فیصلہ فرمایا۔ کہ ۱۹۳۳ء کا جلسہ رمضان کے دنوں میں ماہ دسمبر کے آخر میں ہی منعقد ہو۔ اس سے مشکلات کے متعلق اندازہ ہو جائیگا اور پھر دوسرے سالوں کے متعلق اس جلسہ کے بعد حالات کو دیکھ کر فیصلہ کیا جائے گا۔ کہ رمضان میں ہوں۔ یا نہ ہوں۔

اس کے بعد تبلیغ بذریعہ تحریر کی تجویز پیش ہوئی۔ حضور نے نمائندگان کی آرا سننے کے بعد یہ فیصلہ فرمایا۔ کہ اس غرض کے لئے دو ہزار کی رقم بجٹ میں رکھی جائے۔ جس کے لئے آٹھ سو روپیہ تو مبلغین کی مد سفر خرچ سے لے لیا جائے۔ اور بارہ سو کی رقم احباب جماعت جمع کر دیں۔ اس سے ماہوار اردو اشتہارات اور سہ ماہی انگریزی اشتہارات کا سلسلہ جاری کیا جائے۔ اور انہیں خاص انتظام کے ماتحت بذریعہ ڈاک اور احباب جماعت کے ذریعہ تقسیم کیا جائے۔ حضور نے اپنی طرف سے اس مد میں پانچ روپے ماہوار دینے کا وعدہ فرمایا ؛

اس کے بعد بجٹ کے متعلق سب کمیٹی کی رپورٹ پیش ہوئی لیکن چونکہ ۹ بج چکے تھے۔ اور نمائندگان نے مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھنی تھیں۔ اور اس دعوت میں شریک ہونا تھا۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دی تھی۔ اس لئے اجلاس صبح پر ملتوی کر دیا گیا۔ اور حضور نے تمام نمائندگان اور مہمانوں کو جو اس موقعہ پر تشریف لائے ہوئے تھے اپنی کوٹھی دار الحمد میں دعوت طعام میں شریک ہونے کا ارشاد فرمایا۔ آٹھ سو کے قریب اصحاب نے دار الحمد کے صحن میں دریوں اور چٹائیوں کے فرش پر بیٹھ کر کھانا کھایا۔ حضور نے خود بھی اس مجمع میں رونق افروز ہو کر کھانا تناول فرمایا۔ کھانے کے بعد دعا کی گئی۔ اور پھر اسی جگہ حضور نے مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھائیں ؛

۱۶- اپریل کی کارروائی

تلاوت اور دعا کے بعد ساڑھے آٹھ بجے اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں سب کمیٹی بجٹ کی رپورٹ اور بجٹ کی مختلف مدات کے متعلق نمائندگان جماعت نے اظہار خیالات کیا۔ اور مفصل گفتگو کے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بجٹ کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق آرا ر طلب فرمائیں۔ تو کثرت آرا ر اس کو رد کرنے۔ اور بجٹ کی تمام مدات پر غور کرنے کے لئے ایک اور سب کمیٹی تجویز کرنے کے حق میں شمار ہوئیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے کثرت آرا ر کے حق میں فیصلہ فرمایا۔ اور ایک مفصل تقریر کے بعد ۱۶ ممبروں کی ایک سب کمیٹی تجویز فرمائی۔ جس میں پانچ ممبر مقامی اور گیارہ بیرونی جماعتوں کے نامزد فرمائے۔ اور ارشاد فرمایا۔ کہ یہ کمیٹی سال میں کئی اجلاس مرکز میں منعقد کرکے بجٹ پر غور کرے۔ حضور خود بھی اس کمیٹی میں شرکت فرمائیں گے۔ پہلا اجلاس اس کمیٹی کا محرم کی تعطیلات میں منعقد ہو گا۔ ممبر صاحبان ۵- مئی کی دوپہر تک قادیان پہونچ جائیں۔ لوکل انجمن احمدیہ کے متعلق ارشاد فرمایا۔ کہ ۵- مئی سے قبل قادیان کے نمائندے ایک تفصیلی رپورٹ تمام مقامی احمدیوں کے متعلق پیش کریں۔ جس میں ہر احمدی کا نام اور اس کے چندہ کی رقم درج ہو۔ اگر ۴- مئی کی صبح تک یہ رپورٹ نہ پہونچی۔ تو لوکل انجمن کے کارکن اپنے آپ کو معطل سمجھیں۔ پھر ان کی جگہ اور کارکن مقرر کئے جائیں گے ؛

اس کے بعد امور عامہ کی سب کمیٹی کی رپورٹ پیش ہوئی جو قادیان میں آکر بے کار رہنے اور سلسلہ کے لئے بار بننے والے لوگوں کے متعلق تھی۔ اس میں ایسے لوگوں کے متعلق ضروری انتظامات کی تجاویز پیش کی گئی تھیں۔ جو بعض ترامیم کے بعد حضور نے کثرت آرا ر کے مشورہ پر منظور فرمائیں۔ تعاونی سکیم پیش کرنے کے متعلق جو سب کمیٹی بنائی گئی تھی۔ اس کی رپورٹ بوجہ وقت کی تنگی پیش نہ ہو سکی۔ اس کے متعلق حضور نے یہ ارشاد فرمایا۔ کہ نظارت امور عامہ ایک ماہ کے اندر اندر اسے چھاپ کر نمائندگان جماعت کے پاس بھیجدے۔ اور وہ اپنی آرا لکھ کر ایک ماہ کے اندر سب کمیٹی مجوزہ کے پاس بھیجدیں سب کمیٹی ان آرا ر کو مدنظر رکھ کر ایک ماہ میں رپورٹ مرتب کرکے حضور کی خدمت میں ارسال کرے۔ پھر حضور اس بارے میں فیصلہ فرما دیں گے ؛

نظارت اعلےٰ کی ایک تجویز کے متعلق حضور نے فرمایا۔ اس کا اس موقعہ پر پیش کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ اسلئے اس کی اجازت نہیں دی جاتی ؛

اس کے بعد حضور نے اختتامی تقریر فرمائی جس میں تمام نمائندگان کو نصیحت کی۔ کہ وہ خود دین کی خدمت میں بیش از بیش سرگرمی سے حصہ لیں۔ اور جو بھائی سست ہیں۔ انہیں چست بنانے کی کوشش کریں۔ اور اس بارے میں اگر ان کی کوششیں کامیاب نہ ہوں۔ تو مرکز کو اطلاع دیں ؛

اس کے بعد حضور نے دعا فرمائی۔ اور ۲ بجے مجلس مشاورت ختم ہوئی ؛

اخبار احمدیہ

الفضل مفت کوئی غیر مستطیع شخص الفضل کے مطالعہ کا شائق ہو۔ تو خاکسار کو لکھے۔ میں ایک سال کے واسطے اس کے نام اخبار جاری کرا دوں گا۔ خاکسار۔ محمد اقبال شاطر چک ۶ گایندراں۔ بماستہ شاہ کوٹ تحصیل و ضلع شیخوپورہ

دوست محتاط رہیں جالندھر چھاؤنی کا ایک لڑکا مسمی عبد الوحید ولد قادر بخش قوم قصاب عرصہ ۱۰-۱۱ ماہ تک بظاہر احمدی رہا۔ مگر اس کے بعد مرتد ہو گیا اور اب مختلف مقامات پر احمدیوں کو دھوکہ دے کر روپیہ قرض لیتا رہتا ہے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دوست اس کے دھوکہ میں نہ آئیں۔ خاکسار۔ فضل الدین ؛

درخواست ہائے دعا میں تقریباً ڈہائی سال سے مسلسل بیمار چلا آرہا ہوں جس کے سبب سے میری وکالت کی پریکٹس بھی تقریباً بند ہو گئی ہے آنکھیں بھی خراب ہو گئی ہیں۔ احباب سے طالب دعا ہوں۔ خاکسار محمد ابو الحمید احمدی حیدر آباد دکن۔ ۲- میری اہلیہ عرصہ چار سال سے بعارضہ تپ دق بیمار ہے۔ دوست اس کی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد ابراہیم احمدی از اگل پور- ۳- چودھری محمد الدین صاحب ممبر کونسل آف سٹیٹ کے فرزند چودھری محمد نقی صاحب طالب علم گورنمنٹ کالج لاہور۔ بعارضہ تپ محرقہ بیمار۔ اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب شفایابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار شریف احمد۔ باجوہ۔ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۱۲۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

جدّہ اور مکّہ معظمہ کے مابین ریلوے لائن کی تعمیر کی تجویز

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک اور نشان

اب وہ دن بہت قریب ہے کہ اس سفر کے لئے ریل تیار ہو جائیگی۔ تب اس سفر پر یہ صادق آئے گا کہ

لیترکن القلاص فلا یسعٰی علیہا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۸)

ماموریں کے متعلق سنتِ الٰہی

اللہ تعالےٰ کے مامور جب دُنیا میں اصلاحِ خلق کے لئے مبعوث ہوتے ہیں۔ تو ہمیشہ سے یہ سُنت ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ان کی تائید میں نشانات و معجزات اس کثرت و تواتر کے ساتھ نازل فرماتا ہے۔ کہ دُنیا ان کی غیر معمولی شخصیت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ بے شک اکثر لوگ مخالفانہ رنگ میں جدوجہد کرتے ہیں۔ مگر قلوب پر کچھ ایسا تصرف ہوتا ہے۔ کہ وُہ اس امر کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ خدائی مدد انہی لوگوں کے شامل حال ہے۔ جن کی مخالفت پر وُہ تلے ہوتے ہیں ؛

حضرت مسیح موعود کی بعثت

اللہ تعالےٰ کی یہ تائید اور نصرت جو نشانات و معجزات کے نزول کے رنگ میں ہوتی ہے۔ ہر نبی کے وقت میں ظاہر ہُوئی اور اب جبکہ خدا تعالےٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق امتِ محمدیہ میں اُس مسیح موعودؑ اور مہدی معہود کو مبعوث فرمایا۔ جس کی انتظار میں امتِ مسلمہ کے لوگ چشم براہ تھے۔ جسے سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سلام بھیجا۔ اور جس کی اطاعت کا یہاں تک ارشاد فرمایا۔ کہ اگر تمہیں گھٹنوں کے بل چل کر بھی اس کے پاس جانا پڑے۔ تو جاؤ۔ اس کی تائید میں بھی۔ اس قدر نشانات و معجزات نازل فرمائے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ اور کسی نبی میں ان کی نظیر نہیں مل سکتی ؛

اونٹنیوں کا بیکار ہو جانا

انہی نشانات میں سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت ہیں۔ ایک عظیم الشان نشان وُہ بھی ہے۔ جس کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان الفاظ میں ذکر فرمایا:۔ لیترکن القلاص فلا یسعٰی علیہا۔ یعنی ایسا زمانہ آئے گا۔ جب اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی۔ ان سے سواری کا کام نہیں لیا جائے گا۔ جس سے مراد یہ تھی۔ کہ مسیح موعودؑ کے زمانہ میں بجائے اونٹ اور اونٹنیوں کے سواری کے لئے کوئی اور چیز ہو گی۔ لوگ اونٹنیوں پر اسے ترجیح دیں گے۔ اور اس طرح اونٹنیاں بلحاظ سواری کے بیکار ہو جائیں گی ؛

قرآن مجید میں بھی آج سے تیرہ سو برس پہلے یہ خبر دی گئی تھی چنانچہ اللہ تعالےٰ آخری زمانہ کی علامات بیان فرماتے ہُوئے ایک علامت یہ بھی بیان فرماتا ہے۔ کہ واذا العشار عطلت۔ یعنی اونٹنیاں اس وقت بیکار ہو جائیں گی۔ قرآن مجید اور حدیث کے یہ الفاظ بالکل ہم معنی ہیں۔ اور اس امر پر دلالت کر رہے ہیں۔ کہ مسیح موعود کے زمانہ میں عام سواری کے لئے کوئی اور اسباب پیدا ہو جائیں گے۔

پیشگوئی کا ظہور

پیشگوئی کے یہ الفاظ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانِ مبارک سے نکلنے کے بعد صدیاں گزر گئیں۔ حتیٰ کہ وُہ زمانہ آگیا جسے تاریکی اور ظلمت کی بنا پر فیج اعوج کہا جاتا ہے۔ لوگوں کے اخلاق خراب ہو گئے۔ دین اسلام مٹنا شروع ہو گیا۔ ایمان دلوں سے اٹھ گیا۔ قرآن کریم کے نور سے لوگ محروم ہو گئے۔ یہاں تک کہ وُہ حالت ہو گئی۔ جس کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان الفاظ میں کھینچا ہے ؎

کچھ کچھ جو نیک مرد تھے سب خاک ہو گئے۔
باقی جو تھے وُہ ظالم و سفاک ہو گئے۔

آخر اللہ تعالےٰ کی غیرت جوش میں آئی۔ اور اس نے اپنے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو قادیان کی مبارک سرزمین میں مبعوث فرمایا۔ آپ آئے۔ اور اللہ تعالےٰ کے چمکتے ہوئے نشانات کے ساتھ آئے۔ آپ کے ذریعہ تجلیات الٰہیہ رونما ہوئیں۔ نیا آسمان اور نئی زمین پیدا ہوئی۔ اور دُنیا نے اور بے شمار نشانوں کے علاوہ اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اونٹنیاں بیکار ہو گئیں۔ کیونکہ ان کی بجائے کئی قسم کی سواریاں نکل آئیں۔ یہ علامت تھی مسیح موعودؑ کے زمانہ کی۔ اور یہ علامت تھی اس بات کی۔ کہ اب وُہ مسیح ظاہر ہو گیا۔ جس کی خوشخبری امتِ محمدیہ کو دی گئی تھی۔ مگر افسوس لوگوں نے اونٹوں کی بجائے نئی سواریوں سے تو فائدہ اٹھایا۔ مگر جس غرض اور جس مدعا کو پورا کرنے کے لئے یہ سواریاں پیدا کی گئی تھیں۔ اس کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔ اور اس برگزیدہ کو نہ پہچانا۔ جس کی صداقت کا تیرہ سو سال قبل یہ نشان قرار دیا گیا تھا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کا اعتراض

بلکہ بعض نے تو یہاں تک کہدیا۔ کہ یہ پیش گوئی ابھی پوری ہی نہیں ہوئی چنانچہ ایسے لوگوں میں سے ایک مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ہیں۔ جنہوں نے بارہا اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا انکار کیا۔ اور اب ۳۱۔ مارچ کے "اہلحدیث" میں سخی سرور (ڈیرہ غازیخاں) کے مزار پر جاتے ہُوئے جب دیکھا۔ کہ کچھ لوگ اونٹوں پر چڑھے ہُوئے ہیں۔ تو لکھدیا۔ کہ

"جب سخی سرور کے عرس میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں اونٹ جاتے ہیں۔ تو بے کار کیسے ہوئے۔ پس اونٹوں کے مشغول کار ہونے سے ثابت ہُوا۔ کہ (بقول خود بھی) مرزا صاحب مسیح موعود نہ تھے"

حدیث کا مطلب

معلوم ہوتا ہے۔ مولوی صاحب حدیث کا یہ مطلب سمجھے بیٹھے ہیں۔ کہ دُنیا سے مسیح موعودؑ کے زمانہ میں اونٹ بالکل مفقود ہو جائیں گے۔ کیونکہ بیکار چیز کی تخلیق اللہ تعالےٰ کی حکمت کے خلاف ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط بات ہے۔ اور حدیث کے منشاء کے بھی خلاف ہے۔ حدیث میں یہ نہیں کہا گیا۔ کہ اونٹ بالکل بے کار ہو جائینگے کیونکہ اللہ تعالےٰ کی کوئی مخلوق بے کار نہیں۔ اور اونٹ تو وُہ مخلوق ہے جس کی طرف خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں اس طرح متوجہ کیا کہ:۔ افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت۔ کیا تم اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے۔ کہ وُہ کس طرح پیدا کئے گئے ہیں۔ پس جس چیز کو خدا نے ایک خاص نشان قرار دیا۔ وُہ بے کار اور فضول کیونکر ہو سکتی ہے حدیث میں جو کچھ کہا گیا ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ سواری کے لحاظ سے انہیں

اس طرح استعمال نہیں کیا جائے گا۔ جس طرح مسیح موعودؑ کے زمانہ سے پہلے کیا جاتا تھا۔ اور یہ اس طرف اشارہ تھا۔ کہ سواری کے لئے اس وقت اور بہتر چیزیں نکل آئیں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"لیسعیٰ کا لفظ جو حدیث میں ہے۔ اس بات پر دلالت کر رہا ہے۔ کہ دوڑنے کے کام میں اونٹ سے بہتر کوئی اور سواری نکل آویگی" (چشمۂ معرفت صفحہ ۳۰۷)

پس حدیث میں نہ اونٹوں کے کلیۃً بیکار ہو جانے کا ذکر ہے۔ اور نہ اس امر کا کہ ان سے کبھی اور کسی حالت میں بھی سواری کا کام نہیں لیا جائے گا۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ اس زمانہ میں دوڑنے کے کام میں اونٹ سے بہتر سواری پیدا ہو جائیگی۔ اور جہاں جہاں وہ سواری ہوگی۔ وہاں سواری کے لحاظ سے اونٹ بے کار ہو جائیں گے۔ اگر سخی سرور کے مزار پر جاتے ہوئے اونٹوں پر سواری کی جاتی ہے۔ تو اس لئے۔ کہ وہاں ریل گاڑی نہیں۔ اگر وہاں ریل گاڑی جاتی ہو۔ یا موٹریں جاتیں اور لوگ پھر بھی اونٹوں پر سفر کریں۔ تب اعتراض ہو سکتا ہے اور کہا جا سکتا ہے۔ کہ باوجود نئی قسم کی سواری موجود ہونے کے لوگوں نے اونٹ کی سواری ترک نہیں کی۔ مگر جبکہ وہاں ریل جاتی ہی نہیں۔ تو پھر اعتراض کیا؟

حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس عظیم الشان نشان کا اپنی کئی کتب میں ذکر فرمایا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف اور احادیث اور پہلی کتابوں میں لکھا تھا۔ کہ اس (یعنی مسیح موعودؑ) کے زمانہ میں ایک نئی سواری پیدا ہوگی۔ جو آگ سے چلے گی۔ اور انہی دنوں میں اونٹ بیکار ہو جائیں گے۔ اور یہ آخری حصہ کی حدیث صحیح مسلم میں بھی موجود ہے۔ سو وہ سواری ریل ہے۔ جو پیدا ہو گئی ہے" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۲۳)

"خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں لکھا تھا۔ کہ آخری زمانہ میں زمین پر بکثرت نہریں جاری ہوں گی۔ کتابیں بہت شائع ہوں گی جن میں اخبار بھی شامل ہیں۔ اور اونٹ بے کار ہو جائیں گے سو ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یہ سب باتیں ہمارے زمانہ میں پوری ہو گئیں اور اونٹوں کی جگہ ریل کے ذریعہ سے تجارت شروع ہو گئی" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۹)

"خسوف کسوف پر بھی کئی سال گزر چکے ہیں۔ اور اونٹوں کی جگہ ریل کی سواری بھی نکل آئی" (تحفہ گولڑویہ ایڈیشن دوم حاشیہ صفحہ ۱۵۵)

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کے اس نشان کا اپنی کتب میں ذکر فرمایا۔ اور اس لئے ذکر فرمایا۔ تاکہ سعید الفطرت انسان اس سے فائدہ اٹھائیں۔

ارض حجاز میں ریلوے کی تجویز

ہندوستان کے لئے تو عرصہ ہوا۔ اللہ تعالےٰ نے اس نشان کو پورا فرما دیا۔ کیونکہ مسیح موعود کا نزول یہیں ہوا۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ اب حجاز کی سرزمین پر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا یہ نشان اپنی پوری شان میں ظاہر ہونے والا ہے۔ جہاں موٹروں اور لاریوں کے ذریعہ پہلے ہی اونٹوں کی سواری میں ایک حد تک کمی آ چکی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ایک دفعہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے مابین ریلوے لائن تعمیر کرنے کا سوال پیدا ہوا۔ اور خیال تھا۔ کہ عنقریب یہ ریلوے مکمل ہو جائے گی۔ مگر ایسے حالات پیدا ہو گئے۔ جن کے ماتحت ریلوے جاری نہ کی جا سکی۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس نشان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"چوتھا نشان ایک نئی سواری کا نکلنا ہے۔ جو مسیح موعودؑ کے ظہور کی خاص نشانی ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں لکھا ہے واذا العشار عطلت۔ یعنی آخری زمانہ وہ ہے۔ جب اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی۔ اور ایسا ہی حدیث مسلم میں ہے ولیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیہا۔ یعنی اس زمانہ میں اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی۔ اور کوئی ان پر سفر نہیں کرے گا۔ ایام حج میں مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی طرف اونٹنیوں پر سفر ہوتا ہے۔ اب وہ دن بہت قریب ہے۔ کہ اس سفر کے لئے ریل تیار ہو جائے گی۔ تب اس سفر پر یہ صادق آئے گا۔ کہ لیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیہا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۸)

پھر تحریر فرمایا۔

"ماسوا اس کے قرآن شریف میں آخری زمانہ کے بعض جدید حالات کی نسبت ایسی خبریں دی گئی ہیں۔ جو ہمارے اس زمانہ میں بہت صفائی سے پوری ہو گئی ہیں۔ جیسا کہ اس میں ایک یہ پیشگوئی ہے۔ کہ آخری زمانہ میں اونٹ بے کار ہو جائیں گے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ ان دنوں میں ایک نئی سواری پیدا ہو جائے گی۔ چنانچہ قرآن شریف کی پیش گوئی کے الفاظ یہ ہیں۔ واذا العشار عطلت۔ یعنی وہ آخری زمانہ جب اونٹنیاں بے کار ہو جائیں گی۔ اور بے کار ہونا تبھی ہوتا ہے کہ جب ان پر سوار ہونے کی حاجت نہ ہو۔ اور اس سے صریح طور پر نکلتا ہے۔ کہ اونٹنیوں کی جگہ کوئی اور سواری پیدا ہو جائے گی۔ اس آیت کی تشریح کتاب صحیح مسلم میں موجود ہے۔ اس میں یہ حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لکھی ہے۔ ولیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیہا۔ یعنی مسیح موعودؑ کے زمانہ میں اونٹنیاں ترک کی جائیں گی اور کسی منزل تک جلدی پہنچنے کے لئے اور دوڑ کر جانے کے لئے وہ کام نہیں آئیں گی۔ یعنی کوئی ایسی سواری پیدا ہو جائے گی۔ کہ بہ نسبت اونٹنیوں کے بہت جلد منزل مقصود تک پہونچا دے گی۔ غرض لیسعیٰ کا لفظ جو حدیث میں ہے اس بات پر دلالت کر رہا ہے۔ کہ دوڑنے کے کام میں اونٹ سے بہتر کوئی اور سواری نکل آویگی۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ صحیح مسلم میں جس جگہ مسیح موعودؑ کے زمانہ کا ذکر ہے۔ اسی جگہ یہ حدیث اونٹنیوں کے ترک کرنے کے بارے میں ہے۔ اور یہ پیش گوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے تیرہ سو برس بعد پوری ہوئی۔ چنانچہ ان دنوں یہ کوشش بھی ہو رہی ہے۔ کہ ایک سال تک مکہ اور مدینہ میں ریل جاری کر دی جائے۔ پس اس وقت جب ریل جاری ہو جائے گی۔ یہ نظارہ ہر ایک مومن کے لئے ایمان کو زیادہ کرنے والا ہوگا۔ اور جس وقت ہزارہا اونٹ بیکار ہو کر بجائے ان کے ریل گاڑیاں مکہ سے مدینہ تک جائیں گی۔ اور دمشق اور دوسری اطراف شام وغیرہ کے حج کرنے والے کئی لاکھ انسان ریل گاڑیوں میں سوار ہو کر مکہ معظمہ میں پہونچیں گے تب کوئی لنفتی آدمی ہوگا۔ کہ اس نظارہ کو دیکھ کر اپنے سچے دل سے اس بات کی تصدیق نہیں کرے گا۔ کہ وہ پیش گوئی جو قرآن شریف اور حدیث صحیح مسلم میں موجود ہے۔ آج پوری ہو گئی" (چشمۂ معرفت صفحہ ۳۰۶ و ۳۰۷)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ پر مخالفین نے اعتراض بھی کئے۔ اور جبکہ مکہ مدینہ ریلوے کی تجویز عملی جامہ نہ پہن سکی۔ تو مولوی ثناء اللہ ایسے لوگوں نے خوشی کے شادیانے بجائے۔ اور کہا اچھا ہوا ریل نہیں بنی۔ ورنہ یہ پیشگوئی پوری ہو جاتی۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا۔ کہ:۔

چونکہ مرزا صاحب نے اس ریل کے اجراء کو اپنے غلط دعوے کی تائید میں پیش کیا تھا۔ اس لئے خدائی حکمت نے ریل کو بند کر کے دنیا کو دکھا دیا۔ کہ مرزا صاحب اس بیان کے رو سے غلطی پر ہیں۔

حجاز میں ریلوے

ہماری طرف سے اس سوال کے اور جواب بھی دیئے جاتے ہیں۔ مگر اب غالباً مولوی ثناء اللہ وغیرہ مخالفین کے گھروں میں ماتم کی صف بچھ گئی ہوگی جب انہوں نے یہ سنا ہوگا کہ اسی ارض حجاز میں پھر ریلوے لائن کی تعمیر کا سوال در پیش ہے اور اس طرح اس نشان کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پوری شان کے ساتھ ظاہر ہونے والی ہے۔ حجاز ریلوے کی اس سکیم کا مفصل ذکر انشاء اللہ تعالےٰ اگلے پرچہ میں کیا جائے گا۔

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بحیثیت مصنف

انگریزی لٹریچر کا اثر اردو لٹریچر پر

ایک صاحب سید عبداللطیف نامی نے لنڈن یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے انگریزی لٹریچر کا اردو لٹریچر پر اثر کے عنوان سے جولائی ۱۹۲۴ء میں ایک تھیسس لکھا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی ذکر ہے۔ اس مضمون کے بعض ضروری حصص کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اگرچہ اس میں بعض ریمارکس ایسے ہیں۔ جو ہمارے نزدیک غلط اور حقیقت سے دور ہیں لیکن اسباب کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ لکھنے والا ایک غیر احمدی ہے۔ ہمیں اس عظمت اور اہمیت کو دیکھنا چاہیئے۔ جو تھوڑے سے عرصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملک کے تعلیم یافتہ طبقہ میں حاصل ہو چکی ہے۔ اور جو باوجود شدید اختلاف رکھنے کے ملک کے نامور فضلاء میں آپ کا نام شامل کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ یہی نہیں۔ بلکہ دور حاضرہ کے دیگر مصنفین سے آپ کو ایک امتیازی مقام دیتے ہیں۔ اور آپ کی علمی قابلیتوں کو تسلیم کرتے ہیں۔

مذہبی اور سوشل اصلاح کے جذبات مسلمانوں کے اندر پیدا ہو رہے تھے۔ جنہوں نے اس تحریک میں نمایاں حصہ لیا۔ ان میں سے میرزا غلام احمد صاحب آف قادیان اور سر سید احمد صاحب آف علیگڈھ بہت مشہور ہیں۔ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس امر میں اختلاف رائے ہے۔ کہ یہ اصلاحات کہاں تک مغربی خیالات کے زیر اثر تھیں۔ میرزا غلام احمد صاحب کے پیرو اپنے سلسلہ کی بنیاد الہام الٰہی پر سمجھتے ہیں۔ لیکن باایں یہ ماننا پڑے گا۔ کہ ان مصلحین کے خیالات جیسا کہ ان کی تحریرات سے ظاہر ہے۔ بالواسطہ یا بلاواسطہ ان تاثرات کی پیدائش ہیں۔ جو برطانی حکومت اور تعلیم کے زیر اثر یہاں پھیل رہے ہیں ؎

اردو میں ہمیں مضامین کا ایک پریشان کن تنوع نظر آتا ہے۔ ایک طرف بیکن کے مضامین کا ترجمہ ہے۔ جس سے بہت سی ٹیکسٹ کی کتب بنائی گئی ہیں۔ لیکن ان میں جو خیالات ظاہر کئے گئے ہیں۔ ان میں پرانی مشرقی ذہنیت صاف نظر آتی ہے۔ پھر وہ سینکڑوں مضامین ہیں۔ جو سر سید احمد خان حالی۔ نواب مسیح الملک اور سید چراغ علی نے تہذیب الاخلاق کے لئے جو بظاہر ایڈیسن اور سٹیل کے ٹیٹلر اور سپکٹیٹر کی طرز پر جاری کیا گیا تھا۔ لکھے۔ پھر متعدد لٹریری اور پبلک شخصیت رکھنے والوں کے لیکچروں کے مجموعے ہیں۔ بالخصوص سر سید احمد اور حافظ نذیر احمد کے لیکچر پھر مختلف مذہبی۔ تاریخی۔ ادبی اور فلسفیانہ موضوع پر شاندار رسائل ہیں۔ جیسے میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا رقم فرمودہ رسالہ "اسلام" "مسیح الملک کا "اشاعت اسلام" مقدمہ حالی۔ سر سید احمد کے خطبات اور مولوی محمد حسین آزاد کا "دربار اکبری" ہیں۔ اس کے علاوہ سوانحعمریاں ہیں۔ مثلاً شبلی کی "الفاروق" عبدالحلیم شرر کی "حسن بن صباح" پھر مشہور اردو مصنفین کے وہ مضامین جو وقتاً فوقتاً اخبارات اور رسائل میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ جیسے مخزن لاہور۔ دلگداز لکھنؤ۔ ادیب الہ آباد۔ اردو اورنگ آباد پھر نعتیہ کلام ہے۔ علاوہ ازیں آزاد کا نیرنگ خیال ہے۔

یہ تمام تحریرات خواہ وہ مذہبی مسائل کے متعلق ہوں۔ جیسے سر سید کی خطبات احمدیہ اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا "اسلام" یا مذہبی و تمدنی موضوع پر ہوں۔ جیسے سر سید احمد کی تہذیب الاخلاق۔ مسدس حالی اور بیوہ کی مناجات از حالی رویائے صادقہ از نذیر احمد خان۔ ان کے متعلق یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ ہندستانی مسلمانوں کی [illegible] سے ان کا تعلق ہے۔ بلکہ یہ اس لئے لکھی گئی ہیں۔ کہ مسلمانوں کی سوشل ترقی کے لئے رہنمائی کا کام دیں۔

جب ہم ان مصنفین کی روش کا جو سوائے میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے تمام کے تمام سر سید کے گرد جمع ہیں۔ بغور مطالعہ کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے دل میں جو اہم سوال پیدا ہوا۔ وہ یہی تھا۔ کہ ائمہ سلف مثلاً امام ابو حنیفہ۔ امام شافعی۔ امام مالک۔ امام حنبل۔ قرآن و حدیث کے مسائل کو سمجھنے کے زیادہ اہل کیوں تھے۔ اور کیوں اسلام کے مذہبی و تمدنی قوانین کے متعلق ان کی تشریحات کی پابندی ہر زمانہ کے مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ انہوں نے ان کی اندھا دھند تقلید کو ترک کر دیا۔ اور حدیث نبوی کے مطابق جس میں بتایا گیا ہے۔ دُرمع الدھر کیف دار یعنے زمانہ کے ساتھ ساتھ چلنا چاہیئے۔ انہوں نے قرآن پاک احادیث۔ سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام و خلفائے راشدین کے طرز عمل کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اصول پیش کیا۔ کہ یورپ کی موجودہ تمدنی زندگی اسلامی تعلیمات پر مبنی ہے۔ اور مسلمانوں کے لئے اسکی پیروی ضروری ہے

مسلمانوں کے اندر مذہبی و تمدنی تعلیم و تہذیب کی اشاعت کے لحاظ سے میرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور سر سید احمد بہت نمایاں ہیں۔ اور چونکہ ان کی بعض تحریرات کا ذکر ہم اوپر کر آئے ہیں اور بتا آئے ہیں۔ کہ وہ ائمہ سلف کی اندھا دھند تقلید سے آزاد ہو کر صداقت کو اپنے طور پر معلوم کرنے کے خواہشمند تھے۔ اس لئے یہاں ہم صرف اس سپرٹ کا ذکر کریں جس کے ماتحت انہوں نے صداقت کو معلوم کرنے کی کوشش کی۔ اور بتائیں گے۔ کہ انہیں اس میں کہاں تک کامیابی ہوئی ہمارے نزدیک مؤخر الذکر پہلو مقدم الذکر سے زیادہ اہم ہے کیونکہ [illegible] کرنے اور صداقت کو اپنے طور پر دیکھنے کا جذبہ گو کتنا ہی قابل تعریف کیوں نہ ہو۔ جب تک اس کے لئے محفوظ اور موزوں رستہ اختیار نہ کیا جائے۔ یہ خطرات کا موجب بھی ہو سکتا ہے ؎

جب ہم ان دونوں مصنفین کی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ہمیں اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے متعلق ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے جنہوں نے انکی اصل صورت کو چھپا رکھا ہے۔ بہت حد تک یک رنگی اور مشابہت پاتے ہیں۔ لیکن اپنی تحقیقاتوں کو پیش کرنے اور اپنے مطالعہ سے استنباط میں دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ سر سید احمد ہر مسئلہ کے متعلق عالمانہ رنگ میں تحقیق و تدقیق کرتا ہے۔ اور اپنی ذات کو پیچھے رکھتا ہے وہ صداقت کو تلاش کرکے عریاں کر دیتا ہے۔ تا مسلمان [illegible] لیکن میرزا غلام احمد صاحب اپنی تمام [illegible] سے فائدہ اٹھائیں [illegible] کاوشوں سے ایسا نتیجہ نکالتے ہیں۔ جو ان کے لئے مفید ہو سکے۔ بجائے اس کے کہ وہ مذہب کو جیسا کہ یہ آیا تھا۔ صورت میں دنیا کے پیش کر دیں۔ وہ اس کے بعض مفہوم [illegible] رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ جن سے ان کے دعویٰ مسیحیت و مہدویت کو تقویت پہنچے۔ اور ان کا منتہائے نظر یہ ہے اسلام پر عمل کرنے کے لئے ان کی اتباع ضروری ہے ؎

اسمہٗ احمد

کے متعلق

غیر احمدیوں کے سوالات اور ان کے جواب

جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کے ایک مضمون کی دو قسطیں مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت شائع ہو چکی ہیں۔ اسی سلسلہ میں ذیل کا مضمون درج کیا جاتا ہے۔ جس کی اشاعت میں اس لئے تعویق ہو گئی۔ کہ یہ دوسرے کاغذات میں ملجانے کی وجہ سے نظر سے اوجھل ہو گیا تھا (ایڈیٹر)

سوال نمبر ۸

"جب حضرت مرزا صاحب کی زندگی میں حضرت مرزا صاحب کی کتاب ازالۂ اوہام کے حوالہ سے مخالفین مرزا صاحب نے یہ الزام لگایا۔ کہ مرزا صاحب تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احمد رسول موعود علیہ ہونے سے انکاری ہیں۔ تو حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں اس کے متعلق لکھا کہ :

[illegible] مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہٗ احمد اسی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اور اس آیت کے یہی معنے ہیں۔ کہ مہدی معہود جس کا نام آسمان پر مجازی طور پر احمد ہے جب مبعوث ہوگا۔ تو اس وقت وہ نبی کریم جو حقیقی طور پر اسی نام کا مصداق ہے۔ اس مجازی احمد کے پیرایہ میں ہو کر اپنی جمالی تجلی ظاہر فرمائے گا۔ یہی وہ بات ہے۔ جو اس سے پہلے میں نے اپنی کتاب ازالۂ اوہام میں لکھی تھی۔ کہ میں اسم احمد میں آنحضرتؐ کا شریک ہوں۔ اور اس پر نادان مولویوں نے جیسا کہ ان کی عادت ہے۔ شور مچایا۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۶)

اس پر یہ نوٹ لکھا گیا۔ کہ

"یہ نادان مولوی تو وہی کہہ رہے ہیں۔ جو جناب میاں صاحب نے بڑے شد و مد سے انوارِ خلافت میں لکھا ہے پھر علماء نادان کیوں ہو گئے۔ اور میاں صاحب بجائے نادان کے عارف اسرار [illegible] ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا"

جواب

مولوی عمر الدین صاحب بھی چونکہ انہی نادان علماء میں سے ہو گئے۔ اس لئے یہ بھید جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرما گئے۔ اور جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور مبایعین نے سمجھا۔ اور غیر مبایعین نہ سمجھ سکے۔ مولوی عمر الدین کو بھی سمجھ میں نہ آسکا۔ کیسی صاف اور سیدھی بات ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحفہ گولڑویہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"یہی وہ بات ہے۔ جو اس سے پہلے میں نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھی تھی"

اور ازالۂ اوہام میں وہ کیا بات تھی۔ جو لکھی گئی۔ جو بات ازالۂ اوہام میں لکھی تھی۔ وہی تحفہ گولڑویہ میں آپ بیان فرماتے ہیں۔ معلوم ہوا۔ کہ ازالۂ اوہام اور تحفہ گولڑویہ کے بیان جو پیش کر رہے ہیں۔ بالموافق پیش کر رہے ہیں۔ نہ کہ بالتخالف۔ اور ازالۂ اوہام میں آپ نے جو کچھ بیان فرمایا۔ وہ یہی تھا۔ کہ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو محمد اور احمد قرار دے کر جامع جلال و جمال قرار دیا تھا۔ اور اپنے تئیں مجازاً احمد برطبق پیشگوئی ظاہر فرمایا۔ اور تحفہ گولڑویہ میں فرماتے ہیں۔ کہ یہی وہ بات ہے۔ جو میں نے ازالۂ اوہام میں پیش کی۔ یہی وہ بات ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے انوارِ خلافت میں بیان فرمائی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام برطبق پیشگوئی مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہٗ احمد کے مصداق ہیں۔ اور یہی عقیدہ سب مبایعین کا ہے۔ ان غیر مبایعین اور مولوی عمر الدین صاحب بے شک نادان مولویوں کی طرح شور مچا رہے ہیں۔ اور اعجاز المسیح کے بیان [illegible] وفساد سے ملوث ہو کر لوگوں کو حق اور صدق سے منحرف کرنا چاہتے ہیں۔

اگر آنکھوں کے آگے سے عناد اور تعصب کی پٹی کو دور کر کے غور کریں۔ تو ان کو حقیقت اور اصل حقیقت واضح طور پر نظر آسکتی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارت جو تحفہ گولڑویہ سے نقل کی ہے۔ اس میں بھی آپ آیت مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہٗ احمد کے متعلق بیان فرماتے ہیں۔ "اس آیت کے یہی معنے ہیں۔ کہ مہدی معہود کہ جس کا نام آسمان پر مجازی طور پر احمد ہے۔ جب مبعوث ہوگا۔" اب ان الفاظ سے کیا ثابت ہوا۔ یہی کہ اس پیشگوئی سے مراد مہدی معہود کا مبعوث ہونا ہے۔ اور یہ کہنا۔ کہ اس کا نام آسمان پر مجازی طور پر احمد ہے۔ جیسے آپ کا مہدی ہونا بھی تو مجازی طور پر ہی ہے۔ اور غلام ہونا بھی ایام الصلح کے حوالہ کی رو سے مجازی طور پر ہی ہے۔ اور اصل مہدی اور حقیقی اور اصل عبد اور غلام تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی ہیں۔ پھر کیا باوجود اس حقیقت کے حضرت مسیح موعود مہدی معہود کی پیشگوئی کے بھی مصداق نہ ٹھہریں گے۔ اگر مولوی عمر الدین اور غیر مبایعین اور غیر احمدی باوجود اس بات کے تسلیم کرنے کے کہ مہدی معہود کی شان مہدویت بھی آنحضرتؐ کی مظہریت میں مجازی طور پر ہی پائی جاتی ہے۔ پھر بھی مہدی کی پیشگوئی کے لئے آنحضرتؐ کو نہیں۔ بلکہ کسی دوسرے وجود کو جو آنحضرتؐ کے وجود کے سوا ہوگا۔ مصداق ٹھہراتے ہیں۔ تو اسی نہج پر احمد رسول کے مجازی ہونے پر آپ کو بشارت احمد رسول کے مصداق قرار دینے میں کیوں مزاحمت اور مخالفت کی جاتی ہے۔ جبکہ مظہریت سے مجازی ہونا دونوں صورتوں میں یکساں طور پر پایا جاتا ہے پس اگر آسمان پر آپ مہدی معہود ہونے کی شان کے ساتھ مجازی طور پر احمد ہیں۔ تو مہدی معہود ہونے کی طرح زمین پر تو مجازی طور پر احمد نہیں۔ زمین پر مبعوث ہونے سے تو آپ برطبق پیشگوئی وہی حقیقی احمد رسول ہیں۔ جو مہدی معہود منصب کے ساتھ مبعوث کئے گئے۔ اور اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ کسریٰ اور قیصر کے خزانوں کی چابیاں میرے ہاتھ میں دی گئی ہیں۔ لیکن وہ چابیاں بلاواسطہ تو آپ کے ہاتھ میں نہیں دی گئیں۔ بلکہ آپ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ کی خلافت کے دور میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور وہ چابیاں حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں دی گئیں۔ اب ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ پیشگوئی آنحضرتؐ کی پوری ہوئی۔ اور آپ کے حق میں پوری ہوئی۔ لیکن یہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ حقیقی طور پر یہ پیشگوئی حضرت عمرؓ کے حق میں پوری ہوئی۔ اور بلاواسطہ حضرت عمرؓ ہی اس پیشگوئی کے مصداق تھے۔ اور چونکہ خلافت نبوت کی مظہر اور ظل ہوتی ہے۔ اگر حضرت عمرؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلیفہ نہ ہوتے۔ تو یہ پیشگوئی آپ کے ہاتھ پر کبھی پوری نہ ہوتی۔ لیکن بوجہ خلافتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کے ہاتھ پر پیشگوئی کا پورا ہونا آپ کے واسطہ سے ہوا۔ اسی طرح احمد رسول کی پیشگوئی جو حضرت مسیحؑ نے کی۔ اور اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب ازالۂ اوہام اور اعجاز المسیح اور تحفہ گولڑویہ میں اپنے متعلق ظاہر فرماتے ہیں۔ ہاں اس پیشگوئی کا اپنے تئیں مصداق حضرت عمرؓ کے ہاتھ

میں جا بیاں آنے کی پیشگوئی کی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطہ سے قرار دیتے ہیں۔ جیساکہ اظہار تعلق کے مفہوم کے لئے لفظ مجازی یا ظل اور مظہر کا لفظ استعمال فرما دیتے ہیں۔ لیکن اس تعلق کا اظہار مجازی یا ظل یا مظہر یا بروز جس لفظ سے بھی فرما دیں۔ وہ تو ایک باطنی حقیقت اور آسمانی راز ہے۔ جیسے کسرےٰ اور قیصر والی پیشگوئی کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب ہونا ایک مخفی حقیقت کے لحاظ سے ہے۔ اور حضرت عمرؓ کی طرف اس پیشگوئی کا منسوب ہونا ظاہری وقائع اور حالات اور واقعات مشہودہ کی حیثیت میں ہے

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ احمدؐ رسول والی پیشگوئی مہدی معہود کے مبعوث ہونے کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اور اس ظاہری حقیقت کے لحاظ سے جو زمین پر دنیا کے اندر ظہور میں آئی و دیکھی ہے۔ کہ احمدؐ رسول مہدی علیہ السلام ہی ہیں۔ لیکن آسمان میں جو حقائق مخفیہ کا مخزن ہے۔ اس میں مجازی طور پر آپ احمدؐ ہیں۔ یہ اس لئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آسمان پر صفت احمدؐ کے اصل منبع ہیں۔ ہاں زمین پر اتفاقات ظاہریہ کی رو سے حقیقت احمدیہ کے ساتھ جلوہ نما ہونے والا مسیح موعود اور مہدی معہود ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اپنے ظہور کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور قرار دیتے ہیں۔ جس سے آپ بشان مظہریت اپنی حیثیت کو ایک بہت برتر شان کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ گویا آپ کی بعثت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہے ؛

اب آپ کا اس عظیم الشان قدر کے ساتھ ظاہر ہونا اس بات کے لئے مزاحم ہو سکتا ہے۔ کہ آپ احمدؐ رسول کی بشارت کے مصداق نہیں ہو سکتے۔ یا یہ کہ محمدیت کے مرتبہ افاضہ سے آپکا استفاضہ کی راہ سے بشان احمدیت احمدؐ رسول کی بشارت کا مصداق ہونا ایک امر حقیقت اور نمایاں صداقت ہے۔ جس سے انکار کرنا صرف چشم بداندیش اور طبع فاسد معاند کا کام ہے ؛

سوال نمبر ۹

"میاں صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اس پیشگوئی کا اصل مصداق حضرت مرزا صاحب ہیں۔ اور آنحضرتؐ طفیلی طور پر اس کے مصداق ہیں۔ جس طرح سایہ کی خبر دینے سے اس کی جسم بھی آجاتی ہے۔ جبکہ وہ سایہ ہو۔ مگر کیا حضرت مسیح موعود نے بھی کبھی ایک دفعہ بھی ایسا لکھا ہے۔ یہ تو ایسا لغو خیال ہے۔ کہ اس سے آنحضرت صلعم کی ہتک لازم آجاتی ہے۔ اس کے تو یہ معنے ہیں۔ کہ اگر کوئی شخص یہ کہنے لگے۔ کہ تورات میں اور انجیل میں آنحضرتؐ کے ماں باپ کی خبر درج ہے۔ اور جب پوچھیں کہ یہ کہاں ہے۔ تو کوئی جھٹ کہے۔ کہ دیکھئے جب حضرت عیسےٰ نے کہا۔ کہ مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد تو احمدؐ کے ماں باپ کا ہونا لازمی ہے۔ اس لئے ضمناً ان کی خبر بھی آگئی۔ لاحول ولا قوۃ عجیب ثبوت ہے" ؛

جواب

مولوی عمرالدین صاحب کی سمجھ کے کیا کہنے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی مثال جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیوار سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سایہ سے مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اس مثال سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک لازم آتی ہے۔ شائد مولوی صاحب کے نزدیک اس طرح ہتک لازم نہ آتی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سایہ سے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیوار سے تشبیہ دیتے۔ سچ ہے ؎

چشم بداندیش کہ برکندہ باد۔ عیب نماید ہنرش در نظر

کیا دیوار اور سایہ کی مثال میں آنحضرتؐ کو دیوار سے تشبیہ دینے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سایہ سے تشبیہ دینے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک ہے اور کیا یہ لغو خیال ہے۔ اور کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہیں بھی اپنے تئیں آنحضرتؐ کے مقابل ظل اور سایہ کی مثال میں پیش نہیں کیا۔ دیکھئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ذیل کے کلام منظوم میں اپنے تئیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظل قرار دیا ہے۔ ؎

اذا القوم قالوا یدعی الوحی عامداً
عجبت فانی ظل بدر ینور

مطلب یہ کہ جب قوم نے میری نسبت کہا۔ کہ یہ شخص دیدہ دانستہ وحی کا مدعی بن بیٹھا ہے۔ تو میں نے اس قول پر تعجب کیا۔ کیونکہ میں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو کہ بدر کی طرح ہیں ایسا ظل اور سایہ ہوں۔ جو اسی بدر کے نور سے منور کیا جاتا ہے۔ یعنے میں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظل اور سایہ ہوں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماں باپ کی مثال کا ذکر جو بغرض تردید پیش کیا ہے۔ احمدؐ رسول کی بشارت کا مسئلہ اس پر قیاس نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بشان محمدیت اصل مقام پر ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بشان احمدیت مرتبہ ظلیت پر ہیں۔ اور جیساکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب اعجاز المسیح میں فرمایا ہے۔ کہ موسےٰ علیہ السلام نے اپنے مثیل یعنے محمد مصطفےٰؐ کی پیشگوئی فرمائی۔ اور عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے مثیل حضرت احمدؐ رسول یعنے مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کی ہے۔ اور اس صورت میں چونکہ احمدیت مرتبہ استفاضہ پر ہونے سے محمدیت کے مرتبہ افاضہ کو چاہتی ہے۔ اور محمدیت اپنے افاضہ سے احمدیت کو چاہتی ہے۔ جو افاضہ کے بالمقابل استفاضہ کے مقام پر ہے۔ پس اسی تعلق اور لزوم کی وجہ سے احمدؐ رسول جو ظل اور سایہ کی طرح ہے۔ وہ اپنی پیشگوئی میں لزوم کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود پر بھی ضمناً مشعر اور دال ہے۔ جیساکہ بادشاہ اور وزیر کی مثال سے ظاہر ہے۔ کہ اگر زید کی نسبت یہ کہا جائے۔ کہ وہ وزیر ہے۔ تو چونکہ وزیر کا ہونا بادشاہ کے وجود کو لازماً چاہتا ہے۔ اس لئے لفظ وزیر کے مفہوم میں بادشاہ کا مفہوم بھی لزوم کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔

پس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا دیوار اور سایہ کی مثال میں بشارت احمدؐ رسول کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مصداق قرار دیتے ہوئے آپ کو سایہ قرار دینا اور اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مفہوم پیشگوئی سے پیش کرنا ایسا ہی تھا۔ جیساکہ سایہ سے دیوار کا مفہوم لزوم کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ گویا آپ نے احمدیت کو محمدیت کی دیوار کا سایہ قرار دیا۔ اور لزوم کے لحاظ سے دیوار اور سایہ کی مثال سے محمدیت اور احمدیت کے تناسب کو ایسا واضح فرمایا۔ کہ جسکی قدر اہل علم اور شناسایان حقیقت ہی سمجھ سکتے ہیں۔ نہ وہ جو حسد اور عناد کے نزول الماء سے اپنی حق بین نظر کو کھو بیٹھے ہیں (باقی)

خاکسار غلام رسول راجیکی

قابلِ توجہ سکرٹری صاحبان وصایا

قبل اس کے کئی دفعہ توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ ترسیل چندہ حصہ آمد کے وقت اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا جائے۔ کہ موصی کا صحیح نام پورا پتہ نمبر وصیت نام ماہ جس کے کوپن پر خوشخط لکھا ہو ہر موصی کا نمبر وصیت معہ تاریخ سارٹیفکیٹ کی پشت پر لکھا ہوتا ہے بعض موصی سارٹیفکیٹ کا پہلا صفحہ دیکھ کر نمبر سارٹیفکیٹ لکھ دیتے ہیں۔ آئندہ یاد رہے۔ کہ پہلے صفحہ پر سارٹیفکیٹ کا نمبر درج ہوتا ہے جس کے لکھنے کا کچھ فائدہ نہیں۔ نمبر وصیت لکھا جائے دسکرٹری مجلس کا

نظارتوں کے اعلانات

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

یکم مئی ۳۳ء لغایت ۳۰ر اپریل ۳۴ء

مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حسب ذیل عہدہ دار منظور کئے جاتے ہیں

سرائے نورنگ

پریذیڈنٹ	صاحبزادہ محمد طیب صاحب
جنرل سکرٹری	سید ارشاد علی صاحب ۔ گنڈی خان خیل
سکرٹری تبلیغ	" " " "
سکرٹری مال	" " "
سکرٹری تعلیم و تربیت	صاحبزادہ عبد السلام صاحب
سکرٹری وصایا	"
سکرٹری امور عامہ	ڈاکٹر حکیم عبد الرحیم صاحب
سکرٹری تالیف	صاحبزادہ محمد طیب صاحب
محاسب و محصل	"
امین	میاں سید گل صاحب

کھاریاں

جنرل سکرٹری	چوہدری لعل خان صاحب
سکرٹری مال	سید احمد شاہ صاحب
سکرٹری تبلیغ	چوہدری حاجی احمد صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت	چوہدری محمد خان صاحب
اسسٹنٹ سکرٹری تعلیم و تربیت	صوفی نور داد صاحب
محصل	چوہدری محمد خان صاحب / منشی کرم دین صاحب / چوہدری سلطان احمد صاحب

لدھیانہ

پریذیڈنٹ	مولوی برکت علی صاحب لائق
جنرل سکرٹری	سید صوفی محمد عبد الرحیم صاحب
سکرٹری مال	"
سکرٹری تعلیم و تربیت	مولوی بشیر احمد صاحب
سکرٹری تبلیغ	پیرجی سید اسد اللہ شاہ صاحب
نائب سکرٹری تبلیغ	سید عنایت حسین صاحب
محصل	قاضی شریف احمد صاحب و میاں بشیر محمد صاحب

وزیر آباد

پریذیڈنٹ	چوہدری عزیز اللہ صاحب وکیل
جنرل سکرٹری	ماسٹر فضل الٰہی صاحب ٹیچر
فنانشل سکرٹری	" " "
سکرٹری وصایا	" " "
سکرٹری تبلیغ	بابو شاہ محمد صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت	" " "
سکرٹری امور عامہ	چوہدری عزیز اللہ صاحب وکیل
سکرٹری ضیافت	حافظ فیض احمد صاحب
محصل	چوہدری دین محمد صاحب

کانپور

پریذیڈنٹ	میاں سراج الدین صاحب
جنرل سکرٹری	حاجی محمد ابراہیم صاحب
سکرٹری تبلیغ	ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب
سکرٹری امور عامہ	میاں سراج الدین صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت	ماسٹر خدا بخش صاحب
سکرٹری مال	محمد رفیق صاحب
محصل	محمد ابراہیم صاحب

سرگودھا

جنرل سکرٹری	مولوی غلام نبی صاحب
جائنٹ سکرٹری	بابو محمد سعید صاحب
سکرٹری تبلیغ مقامی و ضلع	" "
سکرٹری تعلیم و تربیت	مولوی غلام نبی صاحب
سکرٹری وصایا	ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب
سکرٹری امور عامہ مقامی و ضلع / سکرٹری امور خارجہ " "	حافظ عبد العلی صاحب
اسسٹنٹ سکرٹری تعلیم و تربیت / وصایا ۔ امور عامہ و امور خارجہ	شیخ فضل کریم صاحب
سکرٹری مال	شیخ فضل کریم صاحب
امین	مولوی غلام نبی صاحب
محصل	منشی تصدق حسین صاحب
آڈیٹر	چوہدری شاہ محمد صاحب
سکرٹری ضیافت	بابو محمد سعید صاحب

(ناظر اعلیٰ ۱۰ر اپریل ۱۹۳۳ء)

سرمایہ داروں کی ضرورت

بعض قابل اعتبار معزز اصحاب تھوڑے پیمانہ پر اپنی بعض صنعتوں کو چلانا چاہتے ہیں ۔ جن میں معقول فائدہ کی امید ہے ۔ لیکن ان کے پاس روپیہ نہیں ۔ اور شراکت کے واسطے ایسے سرمایہ دار کی ضرورت ہے ۔ جو دو چار ہزار روپیہ اس میں لگا سکے ۔ مزید تسلی کے واسطے وہ اپنی جائداد بھی رہن رکھنے کے واسطے تیار ہیں ۔ جو اصحاب

چند بی ۔ اے پاس اصحاب کی ضرورت

بیرون ہند ایک علاقہ میں چند کلرکوں کی ضرورت ہے جنہوں نے بی ۔ اے کی ڈگری حاصل کی ہو ۔ اور فارسی زبان جانتے ہوں ۔ ترقی کرتے کرتے بمبلغ چھ ۔ سات سو روپیہ ماہوار تنخواہ تک پہنچ سکتے ہیں ۔ یہ اسامیاں مستقل ہوں گی ایسے اصحاب اپنی درخواستیں بھجوا دیں ۔ منزل مقصود تک بھیج دی جائینگی ۔ مگر جلدی کی ضرورت ہے ۔ (ناظر امور عامہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا اعلان نومسلموں کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا حسب ذیل اعلان احباب کی آگاہی کے لئے شائع کیا جاتا ہے ۔

" جو لوگ مسلمان ہوتے ہیں ۔ وہ اپنی گذشتہ قومیتوں کو چھوڑ کر ہوتے ہیں ۔ انہیں تحقیر کے طور پر چوڑھا یا چمار یا اور ایسے الفاظ سے یاد کرنا جو ہتک کا موجب اور بہ نیت ہتک ہوں ۔ ناجائز اور اسلامی شریعت کے خلاف ہے ۔ وہ سب ہمارے بھائی ہیں ۔ اور سب ذلتوں کو اسلام سے باہر ہی چھوڑ آئے ہیں ۔ آئندہ اگر کسی شخص نے ایسا کیا ۔ تو جرم ثابت ہونے پر اسے ایک روپیہ جرمانہ کیا جائیگا "

(ناظر امور عامہ)

ایک احمدی بھائی کا قابل قدر اخلاص

ماسٹر فقیر محمد صاحب احمدی ۔ ایس ۔ وی ۔ ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول چھاؤنی جالندھر نے سلسلہ کی مالی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے ۔ اپنا چندہ ماہوار دو چند کر دیا ہے ۔ پہلے آپ بمبلغ تین روپے ماہوار چندہ دیا کرتے تھے ۔ لیکن اب انہوں نے لکھا ہے کہ " میں اپنے ماہواری چندہ کو اپنے اور اپنے اہل و عیال کے اخراجات میں کمی کر کے ۔ آج ہی سے دوگنا کرتا ہوں جو انشاء اللہ تعالیٰ چھ ماہ تک دوگنے کی صورت میں جاری رہیگا اس کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو دوگنا چندہ جاری رہیگا " جزاھم اللہ احسن الجزاء

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس بھائی کی قربانی کو قبول فرماتے ہوئے ثواب دارین عطا فرما دے ۔

نوٹ :۔ کارکنان صیغہ مال کو چاہیئے ۔ کہ چندہ کے متعلق

گوشوارہ آمد و خرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان بابت ماہ فروری ۱۹۳۳ء

تفصیل آمد

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم آمد	کیفیت
۱	بیت المال	7216-1-6	صیغہ جات انجمن
۲	جائیداد	3-10-0	"
۳	مقبرہ بہشتی	7437-0-0	"
۴	نور ہسپتال	214-12-9	"
۵	دعوت و تبلیغ	430-5-3	"
۶	تعلیم الاسلام ہائی سکول	2172-2-6	"
۷	صدقات	3679-2-0	"
۸	تخفیف	687-4-3	"
۹	احمدیہ ہوسٹل	257-0-0	"
۱۰	ضیافت	508-3-9	"
	میزان	22599-10-0	"
۱۱	قرضہ	10000-0-0	قرضہ
	میزان	10000-0-0	"
۱۲	طبع و اشاعت	1395-10-0	صیغہ جات تجارتی
۱۳	بورڈران ہائی	973-13-9	"
۱۴	بورڈران احمدیہ	621-11-9	"
۱۵	ریویو انگریزی	193-5-0	"
۱۶	پراویڈنٹ فنڈ	1617-7-9	"
۱۷	بک ڈپو	150-0-0	"
	میزان	4952-0-3	"
	میزان کل	37551-10-3	

تفصیل خرچ

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم خرچ	کیفیت
۱	بیت المال	1136-3-6	صیغہ جات انجمن
۲	جائیداد	600-0-0	"
۳	تعمیر	83-5-6	"
۴	مقبرہ بہشتی	2696-14-0	"
۵	ناظر صاحب اعلیٰ	639-0-0	"
۶	قضا	9-12-0	"
۷	پرائیویٹ سکرٹری	812-10-9	صیغہ جات انجمن
۸	محاسب	528-4-3	"
۹	نور ہسپتال	877-5-9	"
۱۰	دعوت و تبلیغ	3973-0-9	"
۱۱	تعلیم الاسلام ہائی سکول	2491-9-0	"
۱۲	صدقات	1625-15-3	"
۱۳	گرلز سکول	510-7-6	"
۱۴	جامعہ احمدیہ	735-7-0	"
۱۵	احمدیہ ہوسٹل	396-11-6	
۱۶	امور عامہ	825-13-0	"
۱۷	ضیافت	2199-6-9	"
۱۸	تعلیم و تربیت	844-11-6	"
۱۹	تالیف و تصنیف	719-15-6	"
۲۰	امور خارجیہ	43-0-0	"
۲۱	خلافت	625-0-0	"
۲۲	مدرسہ احمدیہ	1169-6-3	"
	میزان	23543-15-9	"
۲۳	قرضہ	10210-0-0	"
	میزان	10210-0-0	"
۲۴	طبع و اشاعت	1391-11-0	صیغہ جات تجارتی
۲۵	بورڈران ہائی	993-0-0	"
۲۶	بورڈران احمدیہ	455-5-6	"
۲۷	ریویو انگریزی	495-4-3	"
۲۸	پراویڈنٹ فنڈ	637-5-6	"
۲۹	بک ڈپو	29-14-0	"
	میزان	4002-8-3	"
	میزان کل	37756-8-0	"

(محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

بلا تفصیل رقوم کے متعلق فیصلہ

بعض احباب رقوم چندہ بھیجتے وقت اس کی تفصیل نہیں بھجواتے جس کی وجہ سے ایسی رقوم چندہ میں داخل ہونے کی بجائے۔ بلا تفصیل میں بطور امانت پڑی رہتی ہیں۔ یاد دہانیاں بھی کی جاتی ہیں۔ اخبار الفضل میں بھی اعلان کیا جاتا ہے۔ پھر بھی بعض احباب نے کوئی توجہ نہیں فرمائی۔ اب سال تمام میں چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان مندرجہ ذیل احباب کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنے نام کے ساتھ کی رقم ملاحظہ فرماکر۔ فوراً اس کی تفصیل بھجوا دیں۔ ورنہ ۲۵ اپریل ۱۹۳۳ء کے بعد۔ یہ تمام رقوم چندہ عام میں داخل کرادی جائیں گی پھر کسی کو حسابات کے متعلق شکایت پیدا نہ ہو۔ عہدہ داران مال کو چاہیئے۔ کہ اگر انہوں نے خود کوئی رقم ایسی بھیجی ہو۔ جو ذیل کی فہرست میں درج ہو۔ تو خود تفصیل بھجوا دیں۔ اگر ان کی انجمن کے کسی فرد نے بھیجی ہوئی ہو۔ تو ان سے جلد تفصیل بھجوائیں۔ فہرست حسب ذیل ہے۔

تاریخ مدخلہ رقم	نام فرستندہ رقم	رقم
۱۸ — ۵/۳۲	حکیم عبدالعزیز صاحب پسرور	[illegible]
۶ — ۵/۳۲	بابو فضل دین صاحب لاہور	۱۲/
۱۷ — ۵/۳۲	بابو فضل کریم صاحب لویری والہ	[illegible]
"	شیخ ضیاء الحق صاحب لکھنؤ	[illegible]
۳۱ — ۱۰/۳۲	محمد الدین صاحب کوٹڑی سندھ	[illegible]
۱ — ۱۱/۳۲	فضل الدین صاحب جالندھر	[illegible]
۲ — ۱۱/۳۲	شہاب الدین صاحب بھٹنڈہ	[illegible]
۱۲ — ۱۱/۳۲	نور محمد صاحب منی پور اپہال	[illegible]
۲۱ — ۱۱/۳۰	ایم رشید کیز نگ پوری	[illegible]
۳ — ۱۲/۳۲	حیات بخش محمودہ راولپنڈی	[illegible]
۶ — ۱۲/۳۲	عبدالرحیم صاحب محبوب نگر	[illegible]
۱۵ — ۱۲/۳۲	محمد عبداللہ صاحب سوہا ضلع گوجرانوالہ	[illegible]
۳۱ — ۱۲/۳۲	محمد یوسف خاں محلہ ضلع گجرات	[illegible]
۱۰ — ۱/۳۳	عبدالحمید خان صاحب زیدہ	[illegible]
۱۴ — ۱/۳۳	نواب الدین صاحب وزنگ	[illegible]
۱۷ — ۱/۳۳	سردار علی شاہ صاحب میانوالی	[illegible]
۳۰ — ۱/۳۳	مستری ابراہیم صاحب موسیٰ والا	[illegible]
"	خلیفہ سراج الدین صاحب کھیوہ کلاس والہ	[illegible]
"	سردار علی شاہ صاحب میانوالی	[illegible]
۲۱ — ۱/۳۳	عبدالکریم صاحب دارالسلام افریقہ	[illegible]
۱ — ۲/۳۳	شیخ نذیر احمد صاحب کپور تھلہ	[illegible]
۱ — ۲/۳۳	ایم عطاء اللہ صاحب مرغلہ بیت المال	[illegible]
۴ — ۲/۳۳	ملک جان خان صاحب کنجاہ	[illegible]
۷ — ۲/۳۳	مولاداد صاحب سارچور	[illegible]
"	اللہ دتہ صاحب دہرم کوٹ رندھاوا	[illegible]
"	عبدالمالک صاحب گھٹیالیاں	[illegible]
"	مولاداد صاحب سارچور	[illegible]
۸ — ۲/۳۳	عبدالمجید صاحب زیدہ	[illegible]
۱۳ — ۲/۳۳	حیات بخش صاحب محمودہ راولپنڈی	[illegible]
"	محمد الدین صاحب مظفر نگر	[illegible]
۱۸ — ۲/۳۳	فتح محمد صاحب چک ۲۱۳	[illegible]
۲۵ — ۲/۳۳	غلام مرتضیٰ نمبر ۸ ملتان	[illegible]

لاؤڈ سپیکر کیلئے چندہ کی فوری ضرورت

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب ہمارے معمولی اجتماع بھی اس حد تک پہنچ گئے ہیں۔ کہ ان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات اور تقاریر کی آواز سب تک پہنچنی مشکل ہوگئی ہے۔ جمعہ کی نماز میں عورتوں تک آواز کا پہنچنا تو درکنار جو پردہ کے پیچھے اور چھتوں پر بیٹھی ہوتی ہیں۔ تمام مردوں تک بھی اچھی طرح آواز نہیں پہنچ سکتی۔ عیدین اور جلسہ سالانہ کے اجتماع میں تو سامعین کی تعداد کئی گناہ زیادہ ہوتی ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ایسے غیر معمولی اجتماعات میں آواز کا پہنچنا کس قدر مشکل ہے۔ ابھی عید الاضحیٰ کے موقع پر کثرت ہجوم اور عورتوں میں خورد سال بچوں کے شور و غل کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ کی آواز سب تک نہ پہنچ سکی۔

لیکن آج کل جبکہ اس قسم کے آلے ایجاد ہو چکے ہیں جن کے ذریعہ یہ سب تکلیفیں دور ہو سکتی ہیں۔ اور آواز بہت بلند ہوکر سب سامعین تک پہنچ سکتی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ ہم لوگ ہمت کرکے اس آلہ کو جلد سے جلد خرید کر خلیفہ وقت کی آواز کو بلند کرنے والے نہ ہوں۔

اس غرض کے لئے میں نے چندہ لاؤڈ سپیکر (آواز اونچی کرنے والے آلہ کے لئے چندہ) کی تحریک کی ہوئی ہے لیکن اس میں ابھی تک اس قدر روپیہ فراہم نہیں ہوا۔ جس سے یہ آلہ خریدا جا سکے۔ بلکہ ابھی تک اس آلہ کی قیمت کا ¼ حصہ بھی وصول نہیں ہوا۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کے لئے بہت جلد چندہ فراہم کرکے بھجوائیں نیز عورتوں میں بھی اس چندہ کے لئے خاص طور پر تحریک کریں۔ کیونکہ مردوں کی نسبت عورتوں کو حضور کے وعظ و نصائح اور خطبات سے زیادہ محروم رہنا پڑتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ہماری بہنیں اس چندہ میں مردوں سے کسی صورت میں بھی پیچھے نہ رہیں گی۔

سکرٹریان مال و لجنات اماء اللہ کا فرض ہے کہ وہ اس چندہ کے لئے اپنی اپنی جگہ پر پوری طرح کوشش کریں۔

ناظر بیت المال قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کے مضمون سے چند فقرات بحوالہ الفضل ۲۱ فروری ۳۳ء ہومیوپیتھک علاج کے ذکر میں نقل کئے جاتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔ "اس کے بعد ہومیوپیتھک طریق علاج یعنی علاج بالمثل کی دریافت نے طبی دنیا میں ایک تغیر عظیم پیدا کر دیا ہے۔ اور یہ معلوم کرکے انسان کو سخت حیرت ہوئی۔ کہ اس کی شفایابی کے لئے اللہ تعالیٰ نے نہایت حکمت سے ان ہی ادویہ میں قوت شفا بھی رکھی ہوئی ہے۔ جن سے اس قسم کی مرض پیدا ہوتی ہے۔ گویا بیماری کے ساتھ ہی اس کا علاج بھی رکھا ہے۔ جو چیز جس قسم کی بیماری بڑی مقدار میں پیدا کرتی ہے۔ اس کی تھوڑی مقدار جو زہر یا بد اثر ڈالنے کی حد سے نکل جائے۔ اسی قسم کی بیماری دفع کرنے میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اس طریق علاج سے بہت سے امراض جو پہلے لا علاج سمجھے جاتے تھے۔ قابل علاج ثابت ہوگئے۔ اور طبی علوم میں بہت ترقی ہوئی۔"

یہی ہومیوپیتھک کا لب لباب ہے۔ الحمد للہ۔ کہ حضور کے خدام میں سے ایک ہومیوپیتھی کا بہت شائق ہے۔ ناظرین کو چاہیئے۔ کہ ہومیوپیتھی کی قدر کریں۔ لکل داء دواء الا الموت

ایم۔ ایچ۔ احمدی (ہومیوپیتھ) چتوڑ گڑھ میواڑ

سیکنڈ ہینڈ کتب کا لاثانی ذخیرہ

ہم سے انگریزی زبان میں ہر قسم کے علم و فن کی کتب قسم قسم کے اچھوتے ناول افسانے اور قصے کہانیوں کی کتابیں جو آئے دن چھپتی رہتی ہیں۔ اور اس کے علاوہ امریکہ و انگلستان کے بڑے بڑے مشہور اور بلند پایہ علمی ادبی و افسانہ نویسی کے رسالے و میگزین ہر وقت سیکنڈ ہینڈ مل سکتے ہیں۔ تمام مال بالکل نئے کا سا ہوتا ہے۔ مگر قیمت میں نہایت ہی ارزاں دیا جاتا ہے۔ جو کتاب یا رسالہ موجود نہ ہو۔ اسے حتی الوسع مہیا کیا جاتا ہے۔ مطالعہ کے لئے مفید کتب کے متعلق مشورہ بھی دیا جاتا ہے

دی گریٹ ویسٹ اینڈ سیکنڈ ہینڈ بک سٹورز
کتاب محل فورٹ بمبئی

(نوٹ) پتہ انگریزی میں لکھا جائے۔

اعلان

[illegible]

ملازمت

مل سکتی ہے۔ تعلیم مڈل تک ہو۔ انٹرنس پاس ہوں۔ یا فیل ایف۔ اے ہوں خواہ بی اے کوئی خاص شرط نہیں لیکن خواندہ ضرور ہوں۔ قواعد ۲ کا ٹکٹ بھیج کر منگوالیں۔

پنجاب انجینئرنگ انسٹی ٹیوٹ جالندھر شہر

جو لوگ بیکار ہوں!

اور معمولی سرمایہ سے گھر بیٹھے تجارت کرنیکے خواہشمند ہوں یا ایسے لوگ جو اپنی تجارت بڑھانا چاہتے ہوں۔ یا برائے روزگار یا بغرض سیر و سیاحت کسی ملک میں جانا چاہتے ہوں۔ یا دنیا کی کسی مارکیٹ سے کوئی تجارتی تعلق قائم کرنا چاہتے ہوں۔ یا کوئی تجارتی مال و اسباب خاص کر چمڑا۔ کپڑا۔ اجناس وغیرہ برائے خرید و فروخت منگانا چاہتے ہوں یا بغرض فروخت بھیجنا چاہتے ہوں وہ مفصل قواعد مفت طلب کریں۔

معقول تنخواہ اور کمیشن پر ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

کمرشیل اینڈ انڈسٹریل کارپوریشن

رجسٹری شدہ انگلستان زیر پارلیمنٹ ایکٹ ۱۹۱۶ء

فورٹ بمبئی

Commercial & Industrial Corporation
Registered in England
Under the Parliament
act of 1916
Fort Bombay.

رجسٹرڈ پیلی بھیت کیوں مشہور ہے رجسٹرڈ

اس لئے کہ وہاں سے ببلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی مشہور دوا بہرا پن کی "روغن کرامات" دنیا میں پہنچتی ہے۔ ہزارہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

ببلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات

نسبت بہرا پن

کان بہنے اور طرح طرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص معنت دوا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ۔ جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو۔ وہ خود یہاں آ کر علاج کرا سکتے ہیں۔ دھوکہ دینے والے مکار ٹھگوں اور جعلساز نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔

ہمارا پتہ یہ ہے:- کان کی دوا ببلب اینڈ سنز پیلی بھیت یو۔ پی

پرماتما کی خاص مہربانی سے

زچہ و بچہ دونوں کی جان بچ گئی!

میرے گھر بچہ ہونے والا تھا۔ تین روز سخت تکلیف رہی۔ دائیاں کوشش کر کے جواب دے بیٹھیں۔ تو سخت مایوسی کی حالت میں

اکسیر تسہیل ولادت

کا استعمال کیا۔ پرماتما نے خاص مہربانی کی۔ زچہ و بچہ دونوں کی جان بچ گئی۔ ایسی جادو اثر دوائی کے موجد کا شکریہ ادا کرنے کے قابل میں اپنے آپ کو نہیں پاتا۔ ایسے نازک اور دل ہلا دینے والے موقع پر اس دوائی کا گھر میں موجود رہنا نہایت ضروری ہے۔ اس کے استعمال سے ایسی مشکل گھڑیاں نہایت آسان ہو جاتی ہیں۔ اور بعد ولادت کے درد بھی نہیں ہوتے۔ قیمت معہ محصول ڈاک اڑھائی روپے جو بالکل معمولی ہے۔ رچاپن داس سلانوالی ملنے کا پتہ یہ ہے:۔ منیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی لائن سرگودہا

لڑکی سے لڑکا

ایام حمل میں ۹ ہفتے تک جبکہ جنین کچی حالت میں ہوتا ہے این ڈی ڈھلن صاحب۔ اے۔ آر۔ سین آئی وغیرہ لنڈن کی تیار کردہ مجرب و آزمودہ تین گولیاں کھلائیں۔ جراثیم نرینہ غالب اور مادینہ مغلوب ہو کر بفضل خدا لڑکا پیدا ہوگا۔ ضرورت مند فائدہ اٹھائیں۔ قیمت برائے نام عہ۔ احمدی دوستوں کو مزید رعایت ہوگی۔ قیمتی تصادیق موجود ہیں۔ المشتہر

ایم۔ نواب الدین منیجر محبوب اولاد نرینہ میاں محلہ۔ بٹالہ۔ ضلع گورداسپور

رشتہ کے لئے

دو خاندانی۔ اردو۔ فارسی اور قرآن شریف معہ ترجمہ پڑھی ہوئی لڑکیوں کے لئے کنوارے رشتے درکار ہیں۔ لڑکا مخلص احمدی خاندانی کافی تعلیم یافتہ اور باروزگار ہو۔ یو۔ پی اور دہلی کو ترجیح ہوگی۔

المشتہر:- خاکسار۔ محمد اسحاق علی خاں احمدی سیکرٹری تعلیم و تربیت ہوا گھر آگرہ

رجسٹرڈ

عرق نور

رجسٹرڈ

عرق نور۔ ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ دائمی قبض۔ پرانی کھانسی۔ کثرت پیشاب یرقان ٹانگوں کا پھولنا۔ دل دھڑکنا۔ جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ ایام ماہواری کی خرابی و درد کو دور کر کے بچہ دانی کو قابل تولید بنا کر صاحب اولاد کرتا ہے۔ وزن میں زیادتی۔ جسم میں فولادی طاقت۔ قوت مردانگی۔ سچی بھوک پیدا کر اپنے مقدار کے بولے صالح خون پیدا کرتا ہے۔ بانجھ پن دا ٹھرا کی لاجواب دوا ہے۔ قیمت پوری خوراک معہ شافہ ۵ روپیہ۔ عرق نور۔ صرف بیماروں کے لئے ہی مخصوص نہیں بلکہ تندرستوں کو آئندہ بیماریوں سے بچائے رکھنے کا علی الاعلان مدعی ہے۔ قیمت فی بوتل یا پیکیٹ عہ تین بوتل للعہ

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان اور لوئر بازار شملہ

اردو شارٹ ہینڈ

مختصر نویسی کے مستند۔ ماہر و شہرہ آفاق استاد مسٹر جی۔ ایم۔ مہتہ۔ ایف۔ ایس۔ ڈی۔ ایس سی۔ ٹی۔ ایس۔ ڈی (انگلینڈ) ایم۔ آئی۔ ایس۔ ڈی۔ ایم (پیرس) پرنسپل صاحب۔ انڈین کارسپونڈنس کالج کی تازہ تصنیف۔ صرف دس آسان سبق کوزہ میں دریا۔ پراسپکٹس و نمونہ بلا قیمت۔ منیجر انڈین کارسپونڈنس کالج۔ بٹالہ (پنجاب)

بعض پرائیویٹ قطعات اراضی قابل فروخت

اس وقت قادیان کی نئی آبادی کے تمام محلوں میں بعض اچھے اچھے موقع کے قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ مثلاً محلہ دارالعلوم میں نصرت گرلز سکول اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے درمیان جو اس وقت رعایتی شرح سے نہایت ارزاں نرخ پر فروخت ہو رہے ہیں۔ یعنی بڑی سڑک پر بجائے ۳۰ کے ۱۷ فی مرلہ اور اندرون محلہ بجائے ۱۷ کے ۱۵ فی مرلہ۔ محلہ دارالفضل میں ریلوے روڈ پر منڈی کے قریب۔ مسجد کے قریب۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قریب جن میں سے بعض قطعات کے چاروں طرف راستے ہیں۔ اور آبادی کے وسط میں واقع ہیں۔ تفصیلات اور ان کی قیمتیں بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت دریافت کی جا سکتی ہیں۔

المشتہر:- محمد احمد مولوی فاضل (پسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب) قادیان

ہر جگہ چلنے والی فائدہ مند تجارت

ہمارے ولایتی۔ امریکن۔ جاپانی۔ انڈین کٹ پیس پارچہ کی تجارت قلیل سرمایہ سے ہر جگہ چلنے والی ہے۔ بیوپاریوں کی سہولت کیلئے چھوٹی چھوٹی گانٹھیں تین سو دو سو اور یکصد روپیہ کی بھیجی جاتی ہیں۔ جن میں زنانہ مردانہ ضرورت کا ہر قسم کا پارچہ ہوتا ہے موسم بہار اور موسم گرما کا تازہ مال آ گیا ہے۔ ذاتی ضرورت کے لئے پچاس روپیہ کا بنڈل منگوائیے۔ چہارم رقم ہمراہ آرڈر آنی چاہئے۔ امریکن کمرشیل کمپنی (رجسٹرڈ) بمبئی ۱۱

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ریاست بہاولپور کے ذمہ حکومت ہند کا بارہ کروڑ روپیہ قرض ہے۔ معاصر "ریاست" رقمطراز ہے کہ حکومت ہند اس میں سے آٹھ کروڑ روپیہ معاف کر رہی ہے اور اس کے متعلق عنقریب سرکاری اعلان کر دیا جائیگا۔

ہوس آف کامنز میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر ہند نے بیان کیا۔ کہ اس وقت تک قرطاس ابیض کی صرف ۲۲۰۰ کاپیاں فروخت ہوئی ہیں جب پھر پوچھا گیا کہ کیا حکومت اس کی قیمت میں کمی کرنے کو تیار ہے تو کہا گیا کہ حکومت یہ قدم اٹھانے کے لئے تیار نہیں۔

سر جان سائمن وزیر خارجہ نے امور خارجہ کی بحث و تمحیص کے خاتمہ پر ۱۳ اپریل کو پارلیمنٹ میں ایک اہم اعلان کیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کے یہودیوں کو فلسطین میں داخل ہونے کی اجازت مل جائیگی۔ آپ نے کہا کہ فلسطین کے ہائی کمشنر نے جرمنی کے ایک ... یہودیوں کو نقل مکان کے سارٹیفکیٹ عطا کر دئے ہیں۔ یہ سارٹیفکیٹ ۳۰ ستمبر تک کام میں لائے جا سکتے ہیں۔ نیز ایسے جرمن یہودیوں کے لئے جن کے پاس فی کس ایک ہزار پونڈ ہوں دو سو سارٹیفکیٹ عطا کئے گئے ہیں۔ اسی طرح اگر کم پونجی والے دستکار درخواست کریں گے تو ان کی درخواستوں پر بھی کشادہ دلی سے غور کیا جائیگا۔

جائنٹ سیلیکٹ کمیٹی کی طرف سے ایک اعلان شائع کیا گیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اصحاب جو کمیٹی کے ساتھ مشورہ کے لئے طلب کئے گئے ہیں ان کے علاوہ برطانوی ہند کی ایسی ذمہ دار انجمنوں اور والیان ریاست ہائے ہند کے ایسے نمائندوں کو جو کمیٹی کے سامنے گواہی دینے کے خواہشمند ہوں۔ مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ درخواستیں ارسال کر دیں۔ تاکہ کمیٹی ان پر غور کر سکے۔ ہندوستان سے جو درخواستیں ارسال کرنی ہوں انہیں بذریعہ تار بھیجا جائے تاکہ یہ درخواستیں کلرک جائنٹ سیلیکٹ کمیٹی ہوس آف لارڈز کو ۲۷ اپریل تک پہنچ جائیں۔ اس قسم کی درخواستوں کی نقول حکومت ہند کو بھی ارسال کرنی چاہئیں۔ ان درخواستوں میں مختصر طور پر ان شہادتوں کا بھی ذکر ہونا چاہیئے جو درخواست کنندگان دینا چاہتے ہیں۔ کمیٹی یہ حق محفوظ رکھتی ہے کہ وہ تمام شہادتوں میں سے جتنی مناسب سمجھے گی ان کی سماعت کرے گی۔ اگر شہادتیں سننا ممکن ہوا تو کمیٹی گواہوں کو اطلاع دیدیگی کہ انہیں کس تاریخ تک لنڈن پہنچ جانا چاہیئے۔

ٹوکیو سے ۱۲ اپریل کی اطلاع ہے کہ جاپان اور ہندوستان کے تجارتی معاہدہ ۱۹۰۴ء کی تنسیخ کے لئے چھ ماہ کا نوٹس دیا گیا ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ جاپان ہندوستان میں اپنی تجارت بچانے کے لئے تصفیہ کرنے کی کوشش کریگا۔

اسمبلی میں بھائی پرمانند کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر میٹکاف نے بتایا کہ ریاست الور کے فسادزدہ علاقہ میں کب تک فوج رکھی جائیگی۔ اس کے متعلق ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ وہاں تین ماہ سے فوج موجود ہے اور اخراجات کا بار دربار پر ہے۔

دیوار چین کے قریب ایک اہم مقام لینگ کو پر ۱۲ اپریل چینیوں اور جاپانیوں میں زبردست جنگ ہوئی۔ آخر جاپانیوں نے یہ مقام چھین لیا۔

فرانسیسی گورنمنٹ کے پولیٹیکل جاسوسوں نے اپنی گورنمنٹ کو جو رپورٹیں جرمنی سے ارسال کی ہیں۔ ان کی بناء پر یورپ میں جنگ کے آثار نظر آ رہے ہیں اور فرانسیسی باشندے سخت تشویش میں ہیں۔ کیونکہ رپورٹیں مظہر ہیں کہ اس وقت ہٹلر کے پاس ۱۲ لاکھ فوجی سپاہی ہیں جو بگل بجتے ہی میدان جنگ میں اتر آئیں گے۔ ۵۱ ہزار ایسے نوجوان ہیں جنہیں فوج میں افسر بننے کی مشق کرائی جا رہی ہے۔ گورنمنٹ کے پاس ۲۷ لاکھ رائفلیں ۱۸ ہزار مشین گنیں اور ایک ہزار ایسی مشین گنیں ہیں جو میدان جنگ میں قیامت بپا کر سکتی ہیں۔ زہریلی گیس بنانے کی فیکٹریاں بھی جاری ہیں اسی طرح ۱۸ سو مختلف سوسائٹیاں ہیں جو خفیہ طور پر نوجوانوں کو گولی چلانا سکھاتی ہیں۔

روس سے آمدہ مال کی درآمد کو روکنے کا قانون ۱۲ اپریل برطانیہ میں نافذ کر دیا گیا۔

بڑودہ میں ایک قانون بنایا گیا ہے جس کے رو سے آئندہ شادی کرانے والے پنڈتوں کے لئے یہ لازمی ہوگا۔ کہ وہ سنسکرت جانتے ہوں۔ اور اس تقریب پر جو منتر پڑھے جاتے ہیں ان کا مفہوم فریقین کو سمجھا سکتے ہوں۔ اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والے پنڈت کو پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا ہوگی۔

پنجاب گورنمنٹ کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ پنجاب میونسپل امنڈمنٹ بل یکم اکتوبر ۱۹۳۲ء تک رائے عامہ کے لئے مشتہر کر دیا گیا ہے جن اشخاص یا انجمنوں کو اس بل کے متعلق کوئی رائے دینی ہو وہ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۳ء سے پہلے پہلے اپنی رائے سکرٹری پنجاب کونسل کے پاس بھیج دیں۔ اس کے بعد آنے والی آراء پر غور نہیں کیا جائیگا۔ بل کا انگریزی مسودہ اور اصل ایکٹ کی نقول درخواست کرنے پر سپرنٹنڈنٹ کونسل آفس لاہور سے مل سکتی ہیں۔

سابق ولیعہد جرمنی نے جو آج کل برلن آئے ہوئے ہیں۔ سیر و سیاحت کے لئے انگلستان جانے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ اور جرمنی کے سفیر مقیم لنڈن کی معرفت گورنمنٹ برطانیہ سے اجازت طلب کی تھی مگر برطانوی گورنمنٹ نے داخلہ کی اجازت نہیں دی۔

حکومت جاپان نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ پچھلے چند ماہ میں جاپان نے چین سے جو جنگ لڑی۔ اس میں جاپان کے کل ۵ ہزار سپاہی ہلاک ہوئے ہیں۔

مسز سروجنی نیڈو نے جو یرودا جیل سے ابھی رہا ہوئی ہیں۔ ایک اخبار کے نمائندہ سے کہا کہ میری رائے میں اس وقت آل پارٹیز کانفرنس منعقد کرنے کی ضرورت ہے۔ جس میں کم از کم فرقہ وار مسئلہ کا تصفیہ ہو سکے۔ آپ نے کہا میرا پختہ یقین ہے کہ جب تک فرقہ وارانہ اتحاد نہ ہو۔ ہم کوئی دیرپا تصفیہ نہیں کر سکتے۔

مسٹر شوراف نے جو کسی زمانہ میں کانگرس کے سرگرم رکن رہے ہیں اخبار "ہندو" ... میں لکھا ہے کہ کانگرس کو سول نافرمانی ملتوی کر دینی چاہیئے۔ اور دوسری پارٹیوں کو ساتھ ملا کر وائٹ پیپر کی سکیم کا متحدہ مقابلہ کرنا چاہیئے۔

کیلیفورنیا میں گزشتہ دنوں جو زلزلہ آیا تھا معلوم ہوا ہے کہ اس سے کیتھولک گرجوں سکولوں اور دیگر انسٹی ٹیوشنوں کا تقریباً دس لاکھ ڈالر کا نقصان ہوا۔ اور ۱۱۸ اشخاص ہلاک ہوئے۔

میڈرڈ میں چرچ اور گورنمنٹ کے درمیان تعلقات کے سلسلہ میں ایک قانون کے رو سے چرچ کی تمام جائداد آئندہ گورنمنٹ کی ملکیت قرار دی گئی ہے۔ اس سے کیتھولک مذہب کے پیرو بہت پریشان ہیں۔

جیہول کو جاپانی بستی بنانے کی سکیم پر جاپان نے عملدرآمد شروع کر دیا ہے ریلوے لائنیں اور تار کا سلسلہ قائم کرنے کے سامان اکٹھے کئے جا رہے ہیں۔ سڑکوں اور ریلوں کی مرمت بھی جا رہی ہے۔ اور لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ شہروں اور دیہات کی صفائی کے کام میں فوجی حکام کی امداد کریں۔

سونے چاندی کا نرخ امرتسر کے بازار صرافہ میں ۱۵ اپریل کو حسب ذیل تھا۔ سونا ۳۰ روپے ۱۰ رتی تولہ چاندی ۵۶ روپے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی